کتاب نما

جلد ۵ نمبر ۹-۱۰ | ہر مہینے کی تازہ ترین کتابوں کی اطلاع اور اُن پر تبصرہ | نومبر، دسمبر ۱۹۳۹ء

نئی کتابیں

حیاتِ وارث

حجم ۸۰۰ صفحات
قیمت [illegible] مجلد [illegible]

از مرزا محمد ابراہیم بیگ صاحب شیدا وارثی۔

اس میں حضرت حاجی حافظ سید وارث علی شاہ کے ممتاز حالات، مقدس واقعات اور مفید ارشادات درج ہیں۔ یہ مجموعہ کثرتِ واقعات سے مملو اور صحتِ حالات سے بقدرِ امکان آراستہ ہے۔ ضروری تشریح و تشریح اور لازمی تنقید و تنقیح کے علاوہ مؤلف نے اس کا بھی اہتمام کیا ہے کہ موجودہ رسائل کے اکثر مضامین میں حضرت مؤلفین سے جو ایسی لغزش اور فروگذاشت ہو گئی ہے جس سے اختلاف کے رونما ہونے کا اندیشہ ہے یا بعض غیر مستند واقعات کا مشربی خصوصیات پر خراب اثر پڑتا ہے اُن کی ترمیم و تصحیح بھی بعنوان احسن مستند روایات کے حوالے سے کر دی ہے۔ اس طرح یہ مجموعہ اپنی صحت کی اور کثرتِ مضامین کے اعتبار سے اس کا مستحق ہے کہ عاشقانِ وارثی اس کو مکمل سیرتِ وارثی سمجھیں اور اپنا مشربی دستور العمل بنائیں۔

نقوشِ سلیمانی

قیمت [illegible]

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی کی تازہ ترین اہم کتاب۔ موصوف نے ہندوستانی زبان وادب کے متعلق اب تک جتنی تقریریں اور خطبے دیے ہیں ان سب کو اس مجموعے میں جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب نہایت اہتمام کے ساتھ مجلد شائع کی گئی ہے۔

عہدِ حاضر کے بڑے لوگ

قیمت مکمل [illegible]

اس میں دنیا کے ان سیاسی رہنماؤں کے حالات درج ہیں جو اس صدی میں کسی نہ کسی سیاسی مسلک کے بانی ہوئے ہیں یا جنھوں نے عالمگیر سیاسی اور اقتصادی بے چینی سے متاثر ہو کر بالکل جدید اصولوں پر اپنے ملک و قوم کی اصلاح و تنظیم کی ہے۔

پہلے حصے میں ہندوستان کے مسلم سیاسی رہنما مہاتما گاندھی، مولانا محمد علی، داس اور محمد علی جناح کے حالات درج ہیں۔ دوسرے حصے میں ایشیا کی مشہور ہستیوں مارشل چیانگ کائی شک اور رضا شاہ کا ذکر ہے۔ تیسرا حصہ ابھی شائع ہوا ہے اس میں عراق و عرب کے بڑے لوگ، امیر فیصل اور سلطان ابن سعود کے کوائفِ زندگی کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔

ڈاچی

قیمت مجلد [illegible]

از اوپندر ناتھ اشک۔ ادبی دنیا میں اشک صاحب کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کی معاشرتی کہانیوں کے پہلے مجموعے پر منشی پریم چند آنجہانی نے اس کے دیباچے میں لکھا تھا "میں اشک صاحب کی کہانیوں کو برابر شوق اور رغبت سے پڑھتا رہا ہوں۔ اور مجھے ان میں تاثیر کا احساس ہوا ہے اور اشک صاحب کے افسانوں کی یہ تاثیر ہی ہے جس کی وجہ سے کئی برس پہلے میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ آپ کے افسانوں کا مجموعہ اچھی صورت میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔" یہ کتاب انھی افسانوں کا مجموعہ ہے۔

کلیات و حیاتِ اسمٰعیل

قیمت مجلد [illegible]

مصنفہ محمد اسلم صاحب سیفی۔ مولانا اسمٰعیل صاحب میرٹھی۔ بیسویں صدی کے ممتاز ہستیوں میں تھے جنھوں نے اُردو زبان کی بے انتہا خدمت کی۔

مرحوم جہاں اعلیٰ درجے کے نثر نگار تھے وہیں بلند پایہ شاعر بھی تھے ان کی بہت سی نظمیں آج بھی بچے بچے کی زبان پر ہیں لیکن اس کے باوجود مرحوم کا مکمل کلام کسی ایک جگہ دستیاب نہ ہوتا تھا۔ محمد اسلم صاحب سیفی نے اس کتاب کو مرتب کر کے ایک بہت بڑی ادبی خدمت انجام دی ہے۔ اس میں مولانا کا تمام کلام مع حالاتِ زندگی ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ اس سال کی یہ ایک اہم کتاب ہے جس کا مطالعہ ہر شخص نہایت شوق سے کرے گا۔

مکتبہ جامعہ دہلی اس کا سول ایجنٹ ہے۔ کاغذ کتابت، طباعت عمدہ، بہترین جلد، دیدہ زیب ڈسٹ کور

ریاضِ رضواں

قیمت [illegible]

یہ خیام ہند حضرت ریاض خیرآبادی مرحوم کا مکمل دیوان ہے۔ حضرت ریاض خیرآبادی اساتذہ سلف کی یادگار تھے۔ آپ کا کلام شوخی و مستی، رندی و سرمستی، سرخوشی شباب کی جیتی جاگتی تصویر ہے اہلِ حال کے لیے تصوف و معرفت کی سرمستی کا سامان اور اہلِ قال کے لیے سامانِ نشاط۔

اعلان

(۱) کتاب نما مصنفین اور ناشرین کا اخبار ہے۔
(۲) ہر ماہ کی (۱۶) تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
(۳) سالانہ چندہ آٹھ آنے (۸) ہے۔

کتاب نما

مکتبہ جامعہ کا پنج سالہ پروگرام
اور تین لاکھ کا خرچ
بچوں کی کتابیں

گزشتہ نمبروں میں ہم اپنے پنج سالہ پروگرام کے مختلف حصوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ آج ہم آپ کے سامنے بچوں کی کتابوں کا پروگرام پیش کرتے ہیں۔ مکتبہ جامعہ کے شروع سے یہ پیش نظر رہا ہے کہ بڑوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے لئے بھی ایسی کتابیں شائع کی جائیں جو ان کے لئے مفید ہوں اور دلچسپ ہوں اور اس کے ساتھ زبان اس قدر سہل ہو کہ بچہ آسانی سے سمجھ سکے اور طرز بیان اس قدر دلچسپ ہو کہ کتاب شروع کرنے کے بعد بچے کو ختم کئے بغیر چین نہ آئے۔ ہم نے اپنے پروگرام میں اس حصے کو خاص اہمیت دی ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ مجوزہ پروگرام کے مطابق اس عنوان پر کم از کم ڈھائی سو کتابیں شائع کر دی جائیں۔ ہم نے اس پروگرام کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ بہت چھوٹے بچوں کے لئے تصویروں کی کتابیں
۲۔ چھ برس سے دس برس تک کے بچوں کے لئے ننھی کہانیاں
۳۔ ڈرامے
۴۔ انتخابات نظم و نثر
۵۔ تاریخی کتابیں
۶۔ سوانح عمریاں
۷۔ جغرافیہ اور معلومات عامہ
۸۔ بچوں کا ماحول طبیعی
۹۔ درسی کتابیں

پہلے عنوان پر تصویروں کی کم از کم پانچ کتابیں کپڑے پر اور پانچ تختیوں کے غذ پر تیار کرائی جائیں گی۔ ہر تختے کے بعد کی پانچ ایسی کتابیں چھپوائی جائیں گی جو پڑھ کر سنائی جا سکیں اور جن کی تصویریں دکھائی جا سکیں۔

دوسرے عنوان میں ہم نے چار درجے مقرر کئے ہیں۔ درجہ اول، درجہ دوم، درجہ سوم اور درجہ چہارم۔ ہر درجے کے لئے کم از کم بارہ بارہ کتابیں لکھی جائیں گی۔ ان کتابوں کو لکھتے وقت اس کا لحاظ رکھا جائے گا کہ ان کے مطالعہ سے بچوں کی زبان دانی میں خاص طور پر اضافہ ہو اور قصے اس قدر دلچسپ اور سادہ زبان میں بیان کئے جائیں کہ ہر بچہ انہیں شوق سے پڑھے۔

ڈراموں میں بالعموم اصلاحی نقطہ نظر سامنے رکھا جائے گا اور زبان سلیس اور دلچسپ ہوگی۔ ساتھ ان کے پڑھنے سے بچوں کی معلومات میں اضافہ ہی نہیں ہوگا بلکہ ان کی بہت کچھ اصلاح بھی ہو جائے گی۔ اس طرح کم از کم بارہ ڈرامے شائع کئے جائیں گے۔ نظم و نثر کے انتخابات پر بارہ کتابوں کا ایک سلسلہ ہوگا۔ انتخاب کے کام اردو کے مسلم ادیبوں کے ذریعے ہوگا جو بچوں کی ذہنی اہمیت سے کما حقہ واقف ہیں۔

تاریخی کتابوں کے تین حصے ہوں گے۔ پہلا تاریخ ہند کا ماخذ۔ اس حصے کی کتابیں عام تاریخ ہندوؤں کا زمانہ اور مسلمانوں کے زمانے پر مشتمل ہوں گی۔ دوسرا حصہ تاریخ ہند کی کہانیوں کا ہوگا۔ اس سلسلے میں پہلا اور دوسرا حصہ تیار ہو چکا ہے تیسرا اور چوتھا حصہ زیر ترتیب ہے اور عنقریب شائع بھی ہو جائے گا۔ تیسرا حصہ صرف ایک کتاب پر محیط ہوگا جس میں آدمی کی کہانی کے زیر عنوان انسان کے تدریجی ارتقا کا ذکر ہوگا۔ ایک حصہ بڑے لوگوں کی سوانح عمریوں پر مشتمل ہوگا جس میں کم از کم بارہ کتابیں ہوں گی۔ ان میں ہندوستان اور دوسرے ملکوں کے بڑے لوگوں کے حالات زندگی درج ہوں گے۔

جغرافیہ اور معلومات عامہ کے سلسلے میں مندرجہ ذیل عنوانات پر کتابیں ہوں گی۔

۱۔ ہماری دنیا	۲۔ ہمارا دیس
۳۔ چین و جاپان کے بچے	۴۔ ایران و افغانستان کے بچے
۵۔ عرب بچے	۶۔ ترکی و مصری بچے
۷۔ انگلستان، فرانس اور جرمنی کے بچے	
۸۔ روس کے بچے	۹۔ ہندوستان کے بچے
۱۰۔ قدرت کے کھیل	۱۱۔ ہمارا جسم
۱۲۔ ہماری صحت	۱۳۔ ہماری غذا
۱۴۔ معلومات	۱۵۔ دنیا کی سیاست

بچوں کے متعلق ماحول طبیعی کے متعلق درج ذیل کتابیں شائع کی جائیں گی جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ ہمارے پھول	۲۔ ہمارے درخت
۳۔ ہماری چڑیاں	۴۔ ہمارے جانور
۵۔ جنگل میں منگل	۶۔ چیونٹی کی بپتا
۷۔ شہد کی مکھی کی کہانی	۸۔ زمین کے خزانے
۹۔ بجلی کے کرشمے	۱۰۔ بھاپ کے کرشمے

بچوں کی کتابوں کے سلسلے میں ہمارا آخری پروگرام درسی کتابوں کا ہے۔ جن کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

۱۔ اردو ریڈریں	۲۔ مذہبی ریڈریں
۳۔ تاریخ اسلام کی ریڈریں	۴۔ تاریخ ہند کی ریڈریں
۵۔ معلومات عامہ کی ریڈریں	۶۔ حساب کی ریڈریں

اردو زبان میں تنقید و تبصرے کا معیار دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں ابھی تک کچھ ایسا بلند نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر حضرات کسی کتاب کا تبصرہ کرتے وقت اصول تنقید سے زیادہ باہمی تعلقات کا لحاظ رکھتے ہیں۔ تاہم ملک میں چند رسائل ایسے ضرور ہیں جو بے لاگ تبصرے کے لئے مشہور ہیں اور جن کی تنقید مستند سمجھی جاتی ہیں۔ انجمن ترقی اردو کا سہ ماہی رسالہ "اردو" ان سب کا پیش رو ہے۔ لیکن ادھر کچھ دنوں سے رسالہ اردو کے تنقید و تبصرے کے حصے میں نمایاں فرق محسوس کیا جا رہا ہے۔ تنقید نگاروں میں ایک بزرگ (م) صاحب ہیں۔ یہ صاحب کتابوں پر تنقید کرتے وقت زیادہ احتیاط سے کام نہیں لیتے اور اپنے تبصروں میں ذاتی جذبات و افکار کی آمیزش بھی ضروری سمجھتے ہیں اور اپنے جذبات کی طغیانی میں ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جن کا اصل کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اکتوبر کے پرچے میں ایک کتاب مضامین محمد علی پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ یہ تبصرہ انہیں (م) صاحب کا ہے۔ تبصرے کے ذیل میں (م) صاحب فرماتے ہیں: "........ جامعہ ملیہ دہلی پر جو مضامین ہیں ان میں ایک جگہ اس ادارے کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اگر پھر کبھی میدان بدر کی فوج درکار ہو تو یہ ۳۱۳ جان باز مجاہدین پھر فراہم کر دے۔ لیکن اب جبکہ جامعہ کا مسلک اہنسا اور اس کے پیشوا مہاتما گاندھی تسلیم کر لئے گئے ہیں اس قسم کے مضامین اور متروک مقاصد کی اشاعت جامعہ ملیہ کی طرف سے مناسب نہیں معلوم ہوتی۔"

ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ مضامین محمد علی پر تنقید کے سلسلے میں ان خیالات کا اظہار کہاں تک اصول تنقید کے مطابق ہے۔ اور اگر (م) صاحب کو جامعہ ملیہ یا مکتبہ جامعہ کے بارے میں کوئی غلط فہمی یا صحیح فہمی یا شکایت تھی تو اس کے اظہار کا موقع اس کتاب کی تنقید میں کیوں تلاش کیا گیا۔ کیا جامعہ والوں نے کبھی اس قسم کے مسلک کا اعلان کیا ہے؟ یا (م) صاحب نے محض اپنے مفروضے پر یہ عمارت کھڑی کی ہے۔

مخدوم و محترم قبلہ مولوی عبدالحق صاحب سے باادب درخواست ہے کہ وہ باوجود کم فرصتی کے ان تنقیدوں پر ایک نظر ضرور ڈال لیا کریں اور کتابوں پر تنقید و تبصرہ ان ہی حضرات سے لکھوائیں جو اپنے جذبات پر قابو رکھ کر اصول تنقید کے مطابق تبصرے لکھنے پر قادر ہوں ورنہ ان لوگوں کے لئے جو رسالہ اردو کے تبصروں کو کسوٹی سمجھتے ہیں بہت ناامیدی ہوگی۔

اُستاد خنداں

استاد خنداں شاعر بھی ہیں اور ڈاکٹر بھی اور یہ بتانا یقیناً دشوار ہے کہ ان کی شاعری بلائے جان ہے یا ڈاکٹری۔ غالب نے تو دونوں کے لئے مصوری سیکھی جس کے پیچھے ان کو آخر میں اعتراف کرنا پڑا

عشق نے غالب نکما کر دیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

حالانکہ تاریخ اور بڑی بوڑھیاں دونوں گواہ ہیں کہ غالب اور خنداں کبھی کام کے آدمی نہ تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ غالب ایمان دار تھے۔ اقرار کر لیا۔

ننگ پیری ہے جوانی میری
خنداں کھاگ ہیں تسمہ پا ہے ہیں
بے اعتدالیوں پر بھی خنداں جواں رہے

غالب عمر بھر بے خانماں رہے ان کی حسرت تعمیر کبھی بر نہ آئی۔ خنداں کو دیکھئے ان کا "آفس" بیک وقت مطب، دوا خانہ، اپریشن، تھیٹر، خلوت وخواب گاہ سبھی کچھ تھا۔ اسی آفس میں ودوت بھی قبض کرتے تھے۔ اور دیوان بھی مرتب کرتے تھے ایک دفعہ بے خیالی میں کہہ گئے۔

اک ڈور جس کو ہے یا فی الستار ہو گیا
خنداں تمہارے ہاتھ میں گویا خدا کے ہاتھ

نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس والوں نے آفس کو، اور مکھیوں نے خنداں کے چہرے کو گھیر لیا۔ بڑی مشکلوں سے نجات ہوئی اور اعلان کرنا پڑا۔

یہی ہیں زندگی کے اپنے دو مقصد فقط خنداں
مریضوں کو دوا دینا حسینوں کو دعا دینا

چنانچہ مریض بھی آنے لگے اور حسین بھی اور معاملہ رفت و گذشت ہو گیا۔ وکٹر ہیوگو نے اپنا مشہور افسانہ: لافنگ مین "The Laughing man"

اگر اس صدی میں تصنیف کیا ہوتا تو ہمارے ڈاکٹر خنداں یقیناً اس کے ہیرو ہوتے۔ کچھ لوگوں نے انسان کی تعریف ہی حیوان خنداں سے کی ہے لیکن یہ ساری باتیں کتابی ہیں۔ خنداں البتہ سب کچھ ہیں، کسی حال میں ہوں آپ ہمیشہ "اپنا تخلص" فرماتے (یعنی مسکراتے) پائیں گے۔ آپ نے بہت سارے شعراء ایسے دیکھے ہوں گے جن کے اصلی نام کے ساتھ ایک تخلص بھی ہوتا ہے۔ بعض ایسے بھی ملیں گے جو صرف تخلص رکھتے ہیں شعر نہیں کہتے۔ خنداں کا حال یہ ہے کہ صرف تخلص پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کا مظاہرہ بھی کیا کرتے ہیں اور اس بارے میں ان کو اس درجہ غلو ہے کہ ہر شعر پر تخلص کی مہر لگا دیتے ہیں تاکہ سرقہ کا امکان ہی باقی نہ رہے۔

خنداں کوتہ قامت، سبک خرام، کم سخن، کم آمیز، گندم گوں، ستم رسیدہ خزاں دیدہ، نکتہ سنج، شاعر، ڈاکٹر، سب ہی کچھ ہیں اور ان تمام صفات کو ہیں کمال سکتے ہیں یہ مسلمان اور مفلس ہیں عام ہیں۔ جیب میں شیشیاں، بغل میں بوتل۔ ہاتھ میں آلات جراحی، پیٹ میں درد، سر میں سودا اور زبان پر اشعار ڈاکٹر خنداں مرض ہیں اور مریض بھی۔ پھر ان کا ڈاکٹر ہونا محل تعجب کیا۔ خود فرماتے ہیں زندگی کا مقصد صرف مریضوں کو دوا اور حسینوں کو دعا دینا ہے۔ حالانکہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ حسینوں کو دعا دینا یا اس قسم کی باتیں آداب طب کے خلاف ہیں۔ بدمذاق یہ چاہتے ہیں کہ مریضوں کو دعا اور حسینوں کو دوا دینی چاہئے لیکن مشکل یہ ہے کہ خنداں کے پاس جو مریض آتے تھے وہ دعا کی حد سے بھی نکل چکے ہوتے تھے

رہے حسین۔ وہ خنداں کو اپنی جماعت کے لئے مستقل خطرہ نہیں تو آشوب ضرور سمجھتے تھے۔ غالب کی مشہور غزل شکوے کے بغیر، دشنہ و خنجر کے بغیر سے تو آپ واقف ہی ہوں گے۔ خنداں کی سنئے فرماتے ہیں۔

اچھا پھر آپ غیر کے گھر جا رہے ہیں آج اب ماننا نہیں ہوں میں اندر کسے بغیر
اس نے ذرا جو قتل کی خنداں کو دھمکی دی سے آئے غیر دوڑ کے خنجر لئے بغیر
خنداں سے جب سے غیر کے جانے لگا ہے گھر گھستا نہیں ہے بزم کے اندر کسے بغیر

خنداں باعتبار حلیہ ذرا نیاز مند واقع ہوئے ہیں لیکن غیر کے مقابلے میں اکثر غیر کے باپ کو اس طور پر چیلنج دے دیا کرتے ہیں کہ خنداں کے دوستوں کو ان کے تیور کے سمجھنے میں بڑی دشواریاں پیدا ہو جاتی ہیں فرماتے ہیں۔

دربان کا جو باپ بھی آئے تو غم نہیں اُٹھتے نہیں ہیں اب تو تری رہگذر سے ہم
ایک جگہ اور غیر کے باپ کو چیلنج دیا ہے لیکن سرِ رہ گذر نہیں بلکہ آفس ہے
تو کون ہے جو ہوں سے مجھے روکنے والا آفس ہے ترے باپ کا یہ گھر تو نہیں ہے

بعض لوگ آج کل ریسرچ کے سلسلے میں بڑی بڑی موشگافیاں خیال کرتے ہیں اور شاعر کے کلام سے شاعر کے باپ، دادا اور ان کے بیٹے اور مشاغل، اخلاق اور حلیے کا پتہ چلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک بار خنداں کے منہ سے نکل گیا

کوئی پتھر نکلوائے تو بس ہم سے نکلوائے
کہ فن طب میں خنداں رشتہ فرہاد کے ہیں

خدا نیوں کو بڑی فکر تھی کہ اس شعر کو خنداں کے مسلک سے کیسے متوازی کیا جائے اسی تلاش اور جستجو میں خنداں کا ایک اور شعر نظر آیا یعنی

غیر بیٹھے ہیں خنداں کو کہیں جھوا ہے
منہ چھپائے تو عجب لطف دہاں دیکھا

اس کے بعد وہ قیس اور بڑھ گئیں اور خنداں کی طرف سے مایوسی ہونے لگی تھی کہ ایک جگہ نسخہ پر یہ اشعار لکھے ہوئے پائے گئے۔

کہتے ہیں مرے پاس کتھیڑ تو نہیں ہے اٹکا ہوا ان کے کوئی پتھر تو نہیں ہے

عشق و عاشقی کی ایسی مجازی تعبیر بہت کم دیکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کے اشعار بھی کافی معنی خیز ہیں۔ فرماتے ہیں۔

کیوں میری بلا جانے بلاتا ہے جو ہر دم
خنداں کوئی اس شوخ کا نوکر تو نہیں ہے

انھیں باتوں کا اثر تھا کہ لوگ خنداں سے کافی مرعوب ہو چکے تھے۔ مثلاً

آنکلے کبھی غیر تو دروازہ پہ پہلے
یہ پوچھے ہے خنداں کہیں اندر تو نہیں ہے

لیکن رسوائے محبت کے سلسلے میں اکثر یہ بھی پیش آیا ہے۔

غیر کو ساتھ لے آپ تو اندر بیٹھے
اور خنداں کو دیا حکم کہ باہر بیٹھے
بھیجا پیغام کہ خنداں ہے ابھی تک بیٹھا
کس کے دربان سے کہنے لگے بہتر بیٹھے
آخرش اٹھ کے چلے آئے بعد حسرت و یاس
غیر اندر ہو تو کیسے کوئی باہر بیٹھے

چند تبصرے

محکومیتِ نسواں

مسٹر جان اسٹوارٹ مل کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف کا ترجمہ مولوی محسن الدین انصاری بی اے نے مکتبہ سے "محکومیت نسواں" کے نام سے کیا ہے اس میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دئے جانے کی زبردست دلائل اور طریقے سے حمایت کی گئی ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قانوناً ایک جنس کا دوسری جنس کے زیر حکومت ہونا ہرگز درست نہیں۔ دونوں جنسوں میں پوری مساوات قائم ہونی چاہئے۔ عورتوں کی موجودہ محکومیت نوع انسان کی فلاح کے راستے میں حائل ہے۔ یہ کتاب چار بابوں پر تقسیم ہے پہلے باب میں اصولی طور سے عورت اور مرد کے حقوق کی مساوات کو ثابت کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ عورت کی محکومیت دستور غلامی کی یادگار ہے۔ مرد چونکہ عورت کے مقابلے میں جسمانی طاقت زیادہ رکھتا ہے اس لئے اس نے بہ آسانی سے عورت کو اپنا محکوم بنا لیا اور رسم و رواج اس ظلم کو جائز کئے ہوئے ہے۔ عورت کی غلامی کی انتہا یہ ہے کہ ان غریبوں سے صرف یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مردوں کو خوش رکھنے کے لئے اپنے کو جہاں تک ہو سکے دلکش بنائیں کیونکہ مرد عورت کو اپنی لونڈی ہی نہیں بنانا چاہتا بلکہ منہ لگی لونڈی بنانا چاہتا ہے اور مرد کے لئے کوئی عورت دلکش ہو ہی نہیں سکتی تاوقتیکہ وہ اس کی خوشنودی کے لئے تیار نہ رہے۔ کوئی محکوم اپنے حاکم سے اتنا قریب نہیں رہتا جتنا کہ عورت مرد سے۔ یہ وہ مخلوق ہے جسے ہر آن اپنے آقا کی بے پایاں خواہشات پوری کرنا ہوتی ہیں۔ مرد عورت کے دل و دماغ پر بھی اپنا قبضہ چاہتا ہے اور جس قدر منفعت اس قبضے سے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ کسی دوسرے ذریعے سے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس محکوم صنف کے ایک ایک فرد کو ایسی تربیت دی جاتی ہے کہ وہ بہتر یہی سمجھے کہ محکوم ہے یعنی اپنے ارادے اور اپنے میلان کے بجائے دوسروں کے اشاروں پر چلنا بچپن سے سیکھے۔ اس کے آگے جو دستور اخلاق پیش کیا جاتا ہے وہ یہی بتاتا ہے کہ عورت کو مرد کے تابع فرمان رہنا چاہئے۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ عورت بذات خود اسی محکومانہ زندگی کو پسند کرتی ہے اور اسے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں لیکن یہ دلیل بالکل غلط ہے۔ آج ہم اپنی بہنوں بیٹیوں اور بیویوں کو جس قسم کی تربیت دیتے ہیں اگر اسی قسم کی تربیت پرانے زمانے کے ہر ہر غلام کی ہوا کرتی یا دوسرے محکوم طبقوں میں اسی شدت کے ساتھ حاکموں کی پرستش کرنا ہر فرد کو سکھایا جاتا اور حاکم و محکوم کا تعلق اسی قدر گہرا ہوتا جیسا کہ میاں بیوی کا ہے اور ہر محکوم غلام متاثر ہوا کرتے تو بلاشبہ پرانے زمانے کا غلامی کا رواج بھی آج تک اسی طرح ہوتا اور ہر ... چند روز ... باقی رہتے غلام اپنی غلامی کو جائز بلکہ مستحسن سمجھتے۔

دوسرے باب میں ان قوانین اور رسوم و رواج کا ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق جوڑوں سے ہے ان میں بتایا گیا ہے کہ یہ قوانین و رواج نہایت وحشیانہ ہیں جن میں عورت کی کوئی حیثیت انسان ہونے کے لحاظ سے تسلیم نہیں کی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے سو فیصدی لوگ عورتوں کو لونڈیوں سے بہتر نہیں سمجھتے۔ جی نہیں۔ میں جانتا ہوں اکثر لوگ اپنی بیویوں کو لونڈیوں سے بدرجہا لائق اور باحیثیت بنا کر رکھتے ہیں اور ان پر کبھی تشدد بھی نہیں کرتے۔ بہت سے مرد تو ایسے ہیں جو واقعی نیک مرد ہیں اور اپنی بیویوں کے اشاروں پر چلتے ہیں مگر یہ ویسی ہی صورت ہے جیسے کوئی آقا باوجود وسیع اختیارات کے اپنے غلاموں سے شفقت کا برتاؤ کرتا رہے اور اپنی حکومت جتانا مناسب نہ سمجھے۔ تاہم غلام غلام اور آقا آقا ہی رہتا ہے۔

تیسرے باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورتوں کے خلاف ذہنی کم زوری، فطری نااہلیت اور عدم لیاقت کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔ عورتوں میں کاروبار کی صلاحیت مرد سے زیادہ ہوتی ہے۔ ان کا ذہن بہت تیز رو ہوتا ہے۔ وہ اخلاقی اعتبار سے مرد سے بہت اونچی ہوتی ہیں۔ لیکن عورت کی یہ تمام صلاحیتیں ہماری حاکمانہ تربیت کی وجہ سے یا تو ظاہر نہیں ہوتیں اور بالشتوں نشوونما پائے ہوئے گھر کے چولھے ہانڈی میں گھس کر فنا ہو جاتی ہیں یا ان کو شہرت دینے سے گریز کیا جاتا ہے اس لئے کہ ہمارے رواج کے مطابق شہرت مرد کے لئے عیب نہیں لیکن عورت کے لئے عیب ہے۔

چوتھے باب میں ان لوگوں کو جواب دیا گیا ہے جو اصولاً عورتوں کے حقوق کے قائل ہو چکے ہیں مگر یہ کہا کرتے ہیں کہ موجودہ رسم و رواج کی تبدیلی سے دنیا کا کیا بھلا ہوگا؟ ان سوالات کے جوابات میں یہ بتایا گیا ہے کہ آج کل کی محکوم و جاہل یا نیم جاہل عورتیں دنیا کے لئے سخت مضر ہیں۔ اور یہ مضرت عورتوں کو تمام جائز حقوق ادا کرنے ہی سے دور ہو سکتی ہے۔ جاہل یا نیم جاہل عورت ترقی کو روک دیتی ہے۔ شوہر سے صحیح محبت نہیں رکھ سکتی بیٹے اور شوہر کے ضمیر کو غلط راستے پر جانے سے نہیں روک سکتی۔ وہ اپنے شوہر کے مذاق سے مطابقت پیدا نہیں کر سکتی۔ وہ چونکہ محکوم اور گھٹی ہوئی ذہنیت رکھتی ہے اس لئے جو مرد اس سے قریب رہتے ہیں ان پر بھی وہ اثر ڈالتی ہے لیکن اگر عورت مرد کے برابر قابل ہو یا اس سے زیادہ قابل ہو اور اس کا ضمیر آزاد ہو دل و دماغ آزاد ہو تو پھر گھر کی حالت بدل جائے گی بلکہ خاندان کی حالت بدل جائے گی اور چونکہ دنیا نام ہے گھروں اور خاندانوں کے مجموعے کا اس لئے دنیا کی حالت میں ایک خوشگوار انقلاب پیدا ہو جائے گا۔ مکتبہ جامعہ دہلی سے ایک روپیہ میں مل سکتی ہے

"مدینہ" [illegible]

ناموران اسلام

مصنفہ محمد حسین حسان صاحب ضخامت ۲۰۰ صفحات ناشرین جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

اسلام کے نامور بزرگوں پر اب تک اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہ ہوئی جو بڑوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہو جامعہ ملیہ نے ناموران اسلام کے نام سے ایک جامع کتاب شائع کی ہے جس میں مفسر، محدث، فقیہ، عالم، صوفی، سپہ سالار، فلسفی وغیرہ کی تعداد ۲۰ ہے ان کے مختصر حالات بہت مستند ہیں اور دلچسپ پیرایہ میں لکھے گئے ہیں کتاب لڑکوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ مگر بڑے لوگ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

"خیام" [illegible]

رحمۃ للعالمین

(حصہ اول) قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم منصورپوری تقطیع چھوٹی ضخامت ۱۲۰ صفحے۔ کاغذ کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد [illegible] پتہ: مکتبہ جامعہ دہلی۔

سیرت نبوی قاضی سلیمان صاحب مرحوم کی مشہور تالیف رحمۃ للعالمین

رحمۃ للعالمین

جو ملک میں مقبول ہو چکی ہے مکتبہ جامعہ نے اپنی کتابوں کی خوبصورت سائز پر دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے جو خوش مذاق اور نفیس طبع لوگوں کے رکھنے کے لائق ہے۔ "معارف" [illegible]

تعلیم بالغان پر چند کتابیں

اس وقت خاص بالغوں کے لئے اردو کی درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے۔ بچوں کی کتابیں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے نہ دلچسپ ہوتی ہیں، نہ موزوں اس لئے **ادارہ تعلیم و ترقی** جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی بالغ جندیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً **دو سو رسائل** کا ایک خاکہ تیار کیا گیا ہے جو بالغوں کے پورے نصاب تعلیم پر حاوی ہوگا۔ رسائل سلسلہ تعلیم و ترقی کی کتابت، ضخامت، اور مضامین میں مدارج کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

ان رسائل کا اصل منشا یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ آیندہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے ذریعے بالغوں کی تعلیم کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر ان پڑھ نہ بن جائے۔

حسب ذیل رسائل اس سلسلے کے شائع ہو چکے ہیں یا زیر طبع ہیں۔ ان کا سائز ۲۲×۱۸ ہے، ہر رسالہ کم و بیش سولہ صفحے کا ہے۔

	قیمت			قیمت	
نماز		شر	نظمیں		شر
حکائتیں اول	″	شر	میونسپلٹی	″	شر
دوم	″	شر	صدیق اکبر	″	ار
حبیب خدا	″	شر	خط کتابت	″	ار

ان کے علاوہ مکتبے نے چند کتابیں اور شائع کی ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

اردو کا قاعدہ نمبر ۱	مرتبہ سعید الظفر خاں صاحب	″	۳ر
″ ″ ۲	″ ″	″	۳ر
″ ″ ۳	″ ″	″	۳ر
مدرس کا قاعدہ نما		″	۲ر
اردو سکھانے کا آسان طریقہ		″	۳ر

تعلیمی تاش

اس تاش کی ایجاد نے تعلیمی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا ہے ہر ایک کورس کے علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ، وکیل، بیرسٹر، کالجوں کے پروفیسر، اسکول کے ہیڈ ماسٹر سب ہی اس تاش سے کھیل سکتے ہیں یہ تاش اس طرح پر تیار کیا گیا ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور استاد اپنے شاگردوں کے ساتھ کھیل سکتا ہے۔ اس کے کھیلنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ قابلیت بڑھتی ہے۔ کھیل کا کھیل ہے اور تعلیم کی تعلیم۔ بڑے بڑے ماہرین تعلیم نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ اس کے ذریعے سے بچوں کو تعلیم بھی دی جا سکتی ہے کھیلنے کے قواعد کی کتاب بھی اس کے ہمراہ دی جاتی ہے۔

قیمت:- بڑا سائز اردو انگریزی ۱۲ر — انگریزی ۱۰ر — چھوٹا سائز اردو ۸ر
بڑا سائز اردو ۸ر — چھوٹا سائز انگریزی ۸ر

تعلیمی صندوق

پہلی جماعت کے بچوں کی اردو پڑھائی کا مکمل سامان موجود ہے۔ اس سامان کے ذریعے بچے چھ مہینے میں پڑھنے لکھنے لگ جاتے ہیں زیر ہدایت مولوی عبد الغفار مدھولی نائب نگراں مدرسہ ابتدائی جامعہ نگر اوکھلا تیار کیا گیا ہے جس پر سات سال سے بچے کامیاب طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ کل صندوق کی قیمت علاوہ محصول ڈاک دس روپیہ (عنلہ) جو پیشگی آنا چاہئے۔

محصول ریل فی ۳۰۰ میل ایک روپیہ (عہ)

مطبوعات جامعہ

جامعہ ملیہ کے مختلف شعبوں میں سے ایک شعبہ مکتبہ جامعہ بھی ہے جہاں جامعہ کی تمام مطبوعات اور مشہور مصنفین کی سب کتابیں بغرض فروخت موجود رہتی ہیں۔ مکتبہ جامعہ اردو کا سب سے بڑا تجارتی کتب خانہ ہے، اور ہندوستان کے تمام مشہور تاجران کتب مستقل لین دین رکھتا ہے۔ چنانچہ ہر علم و فن پر اچھی سے اچھی تصانیف جو اردو میں اب تک شائع ہوئی ہیں مہیا کر سکتا ہے۔

وہ ارباب ذوق جنھیں مکتبہ جامعہ سے کتابیں خریدنے کا اتفاق ہوا ہے، یا وہ انجمنیں اور کتب خانے جن کے لئے ہم نے کتابیں مہیا کی ہیں، جانتے ہیں کہ مکتبہ میں کتابوں کا ذخیرہ کس قدر مکمل ہے اور فرمائشوں کی تعمیل کیسی تیزی سے کی جاتی ہے۔

شائقین کتب سے درخواست ہے کہ جب کسی کتاب کی ضرورت ہو مطلع فرمائیں۔ انشاءاللہ ہم سے معاملہ کرنے میں آپ ہمیشہ مطمئن رہیں گے۔

مختصر قواعد اردو اکادمی

۱۔ جامعہ ملیہ کا شعبہ تصنیف و تالیف اردو اکادمی کہلاتا ہے۔

۲۔ اردو اکادمی کا مقصد یہ ہے کہ اردو زبان میں مختلف علوم و فنون پر مستند کتابیں لکھوا کر یا دوسری زبانوں سے ترجمہ کرا کے شائع کرے۔

۳۔ اکادمی ہندوستان کی ان علمی انجمنوں اور ناشروں کے ساتھ اتحاد عمل رکھتی ہے جو اردو کی خدمت کر رہے ہیں، اور ان کی قابل قدر کتابوں کی اشاعت میں حسب مقدور مدد کرتی ہے۔

۴۔ اکادمی کی طرف سے ایک ماہوار علمی رسالہ "جامعہ" شائع ہوتا ہے۔

۵۔ اکادمی کے رکن وہ حضرات ہو سکتے ہیں جو چوبیس روپے سال پیشگی ادا کریں۔ اگر کسی وجہ سے یکمشت چوبیس روپے ادا کرنا ممکن نہ ہو تو اراکین کے لئے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ رقم چھ چھ روپیوں کی چار قسطوں میں ہر سہ ماہی کے شروع ہی میں ادا کر دی جائے۔

۶۔ اراکین کی خدمت میں ہر سال چوبیس روپے کی کتابیں پیش کی جائیں گی اور رسالہ "جامعہ" جس کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے، بلاقیمت نذر کیا جائے گا۔ کتابوں کا محصولڈاک اراکین کے ذمہ ہوگا۔

۷۔ اراکین اگر رسالہ "جامعہ" نہ لیں تو کتابوں کا محصول اکادمی کے ذمے ہوگا، اور کتابیں ان کو صرف ایک بار بھیجی جائیں گی۔

۸۔ جو اراکین رسالہ "جامعہ" نہ لینا چاہیں اس کے بجائے وہ "پیام تعلیم" جس کی قیمت ۲؎ سالانہ ہے اور ۳؎ کی مطبوعات جامعہ لے سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں محصولڈاک اکادمی کے ذمے نہ ہوگا۔

۹۔ اکادمی یہ انتظام بھی کر سکتی ہے کہ جو اراکین رسالہ "جامعہ" یا "پیام تعلیم" وغیرہ نہ لینا چاہیں انھیں اردو اکادمی کا کوئی اور دوسرا معیاری رسالہ مہیا کر دیا جائے جس کی قیمت ۵؎ سے زیادہ نہ ہو۔

۱۰۔ ارکان کو اکادمی کی مطبوعات چھپ کر تیار ہونے پر بلا طلب لازمی کتابوں کی حیثیت سے بھیجی جائیں گی۔

۱۱۔ اس کے علاوہ ان کتابوں کی اشاعت سے بھی اراکین کو باخبر رکھا جائے گا جو ملک کی دوسری علمی انجمنوں اور ناشروں کی طرف سے شائع ہوں گی۔ اراکین کو حق ہوگا کہ ان میں سے اپنی کتابیں منتخب فرمائیں جو اکادمی کی کتابوں کے ساتھ مل کر چوبیس روپے سے زیادہ کی نہ ہوں۔

۱۲۔ جو ارکان صرف لازمی کتابیں یا مطبوعات جامعہ البتہ پسند فرمائیں گے ان کو رسالہ "جامعہ" بلاقیمت نہ پیش کیا جائے گا، بلکہ رسالہ اور کتابوں کی مجموعی قیمت پر ۲۰ فیصد رعایت ہوگی۔ ایسے ارکان سے سال میں دس روپے یکمشت یا دو قسطوں میں وصول کئے جائیں گے۔

۱۳۔ محصولڈاک کی کفایت کے خیال سے جو ارکان یہ چاہیں کہ ان کے پاس سب کتابیں ایک سال کے آخر میں ایک ساتھ یا سال میں دو مرتبہ بھیجی جائیں وہ مطلع فرمائیں تو اس کا بھی لحاظ رکھا جا سکتا ہے۔

آپ کو اکادمی کا رکن کیوں ہونا چاہئے؟

۱۔ آپ کو "جامعہ" جو اردو اکادمی کا ماہوار رسالہ ہے اور علمی حلقے میں خاص اہمیت رکھتا ہے، آپ کی خدمت میں بلاقیمت پیش ہوتا رہے گا۔

۲۔ اگر آپ چاہیں تو "جامعہ" کے بجائے اردو کا دوسرا رسالہ آپ کو بلاقیمت مل سکتا ہے۔

۳۔ اگر آپ کو رسائل سے شوق نہیں تو کتابوں کا محصولڈاک معاف ہو سکتا ہے۔

۴۔ اراکین اکادمی "رسالہ جامعہ" اور "کتاب نما" کے ذریعہ اردو کی تازہ تصانیف اور ملک میں علمی جدوجہد سے باخبر رہتے ہیں۔

۵۔ جو حضرات تصنیف و تالیف سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے کسی کام میں امداد چاہتے ہیں انھیں جہاں تک ممکن ہے مشورہ اور مدد دی جاتی ہے یا ایسے حضرات سے مراسلت کرا دی جاتی ہے جو رہنمائی فرما سکتے ہیں۔

۶۔ اکادمی کی طرف سے ہر سال جلسے ہوتے ہیں اور ان میں ارباب علم اور ارباب فکر سے دلچسپ اور مفید موضوعوں پر مقالے پڑھوائے جاتے ہیں اور تمام مقامی اراکین اور بعض بیرونی اراکین ان جلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔

۷۔ اکادمی کو اب تک کتابوں کی اشاعت سے بجائے مالی فائدے کے خسارہ ہوتا ہے، پھر بھی جن حضرات سے کتابیں لکھوائی یا مقالے پڑھوائی ہے ان کی خدمت میں معاوضے پیش کرتی ہے۔

۸۔ اکادمی اپنی خاص مطبوعات کے ساتھ ساتھ دوسری کتابوں کی اشاعت میں مدد کرتی ہے اس لئے آپ اس ادارے کے رکن بن کر بالواسطہ علم و ادب کا کام کرنے والی تمام انجمنوں کی سرپرستی فرمائیں گے۔

اردو اکادمی کے مقالے

اردو اکادمی سال میں چند بار ایسے جلسے کرتی ہے جن میں مشہور اہل قلم کو مدعو کیا جاتا ہے، اور کسی خاص موضوع پر مقالے پڑھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ دہلی اور اس کے قرب و جوار کے شہروں کے ارباب ذوق ان جلسوں میں شریک ہو کر پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اکادمی کے یہ جلسے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اب آہستہ آہستہ یہ سب مقالے کتابی صورت میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ ارباب نظر سے درخواست ہے کہ طلب فرما کر منتظمین کی ہمت افزائی کریں۔

قیمت ۵؍

- ۱۔ نفسیات مذہب۔ از پروفیسر سید وہاج صاحب ایم اے۔
- ۲۔ جمال الدین افغانی۔ از قاضی محمد عبدالغفار صاحب ایڈیٹر "پیام" حیدرآباد — ۵؍
- ۳۔ روح تہذیب۔ از غلام السیدین صاحب ایم، ای ڈی — " ۵؍
- ۴۔ عقیدہ و اعجاز قرآنی کی تاریخ۔ از ڈاکٹر عبدالعلیم صاحب پی ایچ ڈی — " ۵؍
- ۵۔ مسلمانوں کی آئندہ تعلیم۔ از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی — " ۵؍
- ۶۔ تاریخ ہند کی تمہید۔ از پروفیسر محمد مجیب صاحب بی اے آکسن — " ۵؍
- ۷۔ ہندوستان کے آثار قدیمہ۔ از مولانا غلام یزدانی صاحب ایم اے، ایف ایس ای — ۵؍
- ۸۔ دلی کی دو سو برس کی تاریخ تیمور کے حملے سے قبل۔ از مولانا سید حسن برنی صاحب ایم اے ال ال بی (علیگ) — ۵؍

ایجنسی کی کتابیں

عقود الدرر مع حاشیہ التعالیق الغرر

عقود الدرر میں چار کتابوں (تلخیص، مختصر المعانی، مطول، حاشیہ سید شریف) کے تمام شواہد شعریہ (جن کی تعداد چھ سو گیارہ ہے) کا حل محققانہ انداز سے کیا گیا ہے۔ اس میں حسب ذیل امور کا التزام رکھا گیا ہے۔

۱۔ شعر کا مستقلاً ذکر کیا ہے اور اس کا قائل بتایا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ شاعر کس طبیعت کا ہے۔ آیا اس کے قول سے مسئلۂ فنی پر استدلال صحیح ہے یا نہیں۔

۲۔ شعر کا وزن عروضی بتایا ہے تاکہ الفاظ کی صحیح نشست اور صحیح تلفظ معلوم ہو سکے۔

۳۔ شعر کا فہم اگر ماقبل یا مابعد پر موقوف ہے تو اس کو بھی مع ضروری حل ذکر کیا ہے۔

۴۔ شعر کے لغات کے معنی بتائے ہیں ان کی اصلیت بتائی ہے۔ ان کا اعراب بیان کیا گیا ہے۔ پھر پورا مطلب بیان کیا ہے۔

۵۔ شعر میں مقام استشہاد کو تعین کیا گیا ہے۔ قیمت ہے۔

سو شعر

کشاکش زندگی کی فرصت ہوں سے جب کبھی انسان دماغی تفریح کا متلاشی ہو کر شعر و سخن سے لطف لینا چاہتا ہے تو بجائے ضخیم کلیات و دواوین کی بجائے جامع انتخاب کی طرف رجوع ہوتا ہے لیکن اکثر اسے اس طرف سے بھی مایوسی ہوتی ہے۔ ہم نے اسی خیال سے بعض مسلم اساتذہ قدیم و جدید کے صرف سو سو چوٹی کے اشعار اس نوعیت سے منتخب کرائے ہیں جو خود شاعری کے اصلی رنگ اور اس کی خصوصیات کے حامل ہوں۔ انھیں الگ الگ خوب صورت کتابچوں میں حسن و اہتمام اور سلیقے سے شائع کیا ہے ہر ایک شاعر کی تصویر بھی ہے۔ ابتداء میں ہر ایک کے جامع حالات اور تبصرۂ کلام بھی شامل ہے۔

حالی کے سو شعر ۲	درد کے سو شعر ۲	جگر کے سو شعر ۲	حسرت موہانی کے سو شعر ۲
میر ۲	مومن ۲	داغ ۲	شاد عظیم آبادی ۲
حسرت ۲	غالب ۲	اکبر ۲	درد حاضر ۲
جوش ۲	اصغر ۲	متقدمین ۲	غریبا لاستانی ۲

جاپان

آج سے صرف ۸۰ برس پہلے جاپان جس سے اب ایشیا کا نام روشن ہے گمنامی میں پڑا تھا۔ لیکن اس مختصر مدت میں اس نے وہ حیرت انگیز ترقی کی کہ اس کا شمار دنیا کی زبردست طاقتوں میں ہونے لگا۔ اس انقلاب کی داستان اس زبردست تصنیف میں ملاحظہ فرمایئے۔ سائز ۲۲×۱۸ ضخامت ۲۲۵ صفحات
قسم اول ۳۰ تصویریں مجلد عہ
قسم دوم ۱۱ تصویریں مجلد عہ

کائنات

سورج، چاند، ستارے اور ہماری یہ دنیا کیا چیز ہے؟ سب کے سب چھوٹے کیوں نظر آتے ہیں؟ گرمی جاڑا کیوں ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کو دلچسپ مثالوں کے ذریعے بچوں کو سمجھایا گیا ہے۔ قیمت ۸؍

دہلی

دہلی کی شاہی عمارتیں۔ قطب مینار۔ جامع مسجد، لال قلعہ، ہمایوں کا مقبرہ، حضرت نظام الدین اولیاؒ، امیر خسروؒ، پرانا قلعہ، فیروز شاہ کا کوٹلہ وغیرہ کے دلچسپ حالات اور ان کی تصویریں۔ دو آباد اور چند اجڑی ہوئی دلی کا نقشہ۔ قیمت صرف ۸؍

سخنورانِ ایران

ایران کی مردم خیز سرزمین کو شاعری اور ادب میں خاص امتیاز حاصل رہا ہے۔ پہلے وہاں کی شاعری صرف قصیدہ و غزل تک محدود تھی اور اب جب سے وہاں کی سیاست میں انقلاب ہوا ہے۔ شاعری کے زمین و آسمان بھی بدل گئے۔ نثر نگاروں نے بھی اپنا طرز بدلا اور صاف و سادہ اسلوب کو ترجیح دی۔ اس میں عصر کے ایرانی شعراء کے حالات ہیں اور ان کے کلام کا نمونہ اور ہر شاعر کی تصویر بھی ہے۔ زبان آج کل ہی کی فارسی ہے کتاب ٹائپ میں خاص اہتمام سے اعلیٰ کاغذ پر چھپی ہے (زیر طبع)

فردوسِ خیال

جناب محمود اسرائیلی صاحب کی روح پرور اور ولولہ انگیز نظموں کا دلکش مجموعہ طباعت وغیرہ خوب صورت ۸؍

بچوں کی رباعیاں

بچوں کے لئے نہایت دلچسپ اور آسان رباعیاں اس مختصر سی کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں اخلاقی مقاصد کو پیش نظر رکھا ہے۔ قیمت ۱؍

خیالات ورنگ

پیشنگس اور نگ کے چند مضامین کا بامحاورہ ترجمہ۔ از جناب مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی۔اے۔ ایل ایل۔بی وکیل۔ ۸؍

جیبی اٹلس دُنیا

ملک کے مشہور مفکر و اہلِ قلم سید شرف الدین قادری ایم۔اے بی۔ٹی کی برسوں کی محنت و کاوش کا نتیجہ ہے جو اہلِ علم کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جیبی سائز کا اٹلس ہے اس میں تمام دنیا کے نقشے موجود ہیں۔ نقشے رنگین ہیں اور بلاک سے چھپوائے گئے ہیں۔ قیمت ساڑھے چھ آنے (۶؍۱۰)

مکتبہ جامعہ، دہلی

لطائفِ غالب

مترجمہ شاہد بی ایس سی، ایف بی ای
اسد اللہ غالب کی شوخی بیان، خوش طبعی اور ظرافت سے محظوظ ہونے کے لئے ضرور پڑھیے۔ قیمت ۳؍

سبد چین

مرزا اسد اللہ خاں غالب کے نایاب فارسی کلام کا مجموعہ جس میں ان کے وہ فارسی قطعات، ترجیع بند، ترکیب بند، مثنویاں، نظمیں، غزلیں اور رباعیاں شامل ہیں۔ جو ان کی کلیات میں موجود نہیں ہیں۔ ابتداء میں مکمل سوانح حیات دی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

ذکرِ غالب

مرزا غالب کی مختصر اور جامع لیکن مکمل اور مستند سوانح عمری جس میں بہت سی نئی باتیں پیش کی گئی ہیں۔ طلبا اور کالج کے لئے خصوصاً بہت مفید ہے۔ قیمت ۸؍

مکتبہ جامعہ

دہلی۔ نئی دہلی۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ بمبئی

مدیر بدر الحسن بی اے (جامعہ)، مجوب المطابع برقی پریس دہلی، ناشر محمد حنیف الدین (اردو)